125405-خاوند پر اخراجات نہ دینے کا دعوی کرنے پر عدالت نے طلاق کا آرڈر جاری کر دیا

سوال

میرا خاوند ملک سے باہر گیا مجھی علم نہیں وہ کہاں ہے اور نہ ہی وہ مجھ سے رابطہ رکھتا ہے، میرا ایک بیٹا اور بیٹی ہے، میں نے عدالت میں طلاق کا مقدمہ کیا اور خاوند کی غیر موجودگی میں عدالت سے طلاق لے کر اپنے بچوں کو خاوند کے گھر والوں کے پاس چھوڑ دیا، تو کیا مجھے باقی ماندہ مہر اور نان و نفقہ لینے کا حق ہے ؟

یہ علم میں رہے کہ میں عدالت میں اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہوئی، عدالت میں تو وکیل کے کہنے پر میں نے یہی کچھ بتایا ہے، لیکن حقیقت اس کے بر عکس ہے، وہ اس طرح کہ :

میرا خاوند کام کاج کے لیے دوسرے ملک گیا اور مجھے بچوں سمیت اپنے گھر والوں کے پاس اس امید کے ساتھ چھوڑ گیا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکا انہیں وہیں بلا لے گا، لیکن تین برس گزرنے تک خاوند ہمیں وہاں نہ بلا سکا، لیکن اس عرصہ میں وہ ہمیں خرچ وغیرہ بھیجتا رہا، اور اسی طرح میرے سسرال والے بھی سارا خرچ برداشت کرتے رہے، جب میں نے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا تو خاوند نے قبول نہیں کیا، مجھے کہنے لگا اگر تم طلاق کا ارادہ تبدیل کر لو تو میں واپس آ جاتا ہوں، لیکن میں طلاق پر مصر رہی کہ ہر حالت میں طلاق لوں گی، خاوند نے طلاق دینے سے انکار کر دیا اور بچوں کو بھی میرے ساتھ نہیں رہنے دیا.

کہنے لگا : اگر طلاق چاہتی ہو تو پھر عدالت سے رجوع کرنا پڑیگا، اس کے بغیر طلاق نہیں مل سکتی، میرا سوال یہ ہے کہ اس میں میرا موقف کیا ہونا چاہیے. اور کیا میں قانون اور شریعت کے اعتبار سے نفقہ کا حق رکھتی ہوں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

درج ذیل حدیث کی بنا پر بغیر کسی
شرعی سبب کے عورت کے لیے طلاق طلب کرنا جائز نہیں :

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی سبب کے
طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن
ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ
نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

طلاق طلب كرنے كے ليے شرعى اور مباح
اسباب ميں خاوند كى جانب سے بيوى كے ساتھ سوء معاشرت، اور نان و نفقہ نہ دينا، اور بيوى كى اجازت كے بغير بيوى سے چھ ماہ سے زائد دور رہنا، اور بيوى كا اپنے خاوند كو اس طرح ناپسند كرنا شامل ہے كہ وہ خاوند كے ساتھ رہنا ہى نہ چاہتى ہو اور اس كے ليے خاوند كے ساتھ رہنا مشكل ہو جائے.

دوم:

اگر تو عدالت كى جانب سے اسے ان
جھوٹے دعوؤں كى بنا پر طلاق كا فيصلہ ہوا ہے تو حقيقت ميں يہ يہ فيصلہ حقيقتا معتبر نہيں ہوگا، آپ كو چاہيے كہ آپ عدالت ميں حقيقت حال كا ذكر كريں، اور طلاق لينے كا كوئى سبب بيان كريں، يا پھر اپنے خاوند كے ساتھ سمجھوتہ كريں كہ وہ آپ كو طلاق دے دے، يا پھر آپ خلع لينے كے ليے آپ باقى مانندہ مہر وغيرہ سے دستبردار ہو جائيں.

سوم:

آپ كے بيان كے مطابق جب خاوند آپ كے
اخراجات برداشت كرتا رہا ہے اور آپ كو ضرورت كے ليے رقم مہيا كرتا رہا ہے تو پھر آپ كے ليے خاوند ملک سے باہر رہنے كے عرصہ كے اخراجات كا مطالبہ كرنا شرعا جائز نہيں ہے.

عدالت نے تو آپ كے جھوٹ كى بنا پر اس
عرصہ كے اخراجات دينے كا فيصلہ كيا ہے، اگر عدالت نے يہ فيصلہ كر بھى ديا ہے تو پھر بھى آپ كے ليے ان اخراجات ميں سے كچھ بھى لينا حلال نہيں ہوگا؛ كيونكہ عدالت كا فيصلہ كسى حرام كو مباح نہيں كر سكتا.

كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم
كا فرمان ہے:

"ميں تو يقينا ايک انسان ہوں، اور
تم ميرے پاس اپنے جھگڑے لے كر آتے ہو، اور يہ ہو سكتا ہے كہ تم ميں سے كوئى ايک دوسرے شخص سے اپنى دليل اور حجت بيان كرنے ميں زيادہ ماہر ہو، اور ميں اس كى كلام

سن کرایک فیصلہ کر دیتا ہوں، لہذا میں نے جس کے لیے بھی اس کے دوسرے مسلمان شخص کے حق میں سے کوئی فیصلہ کر دیا تو میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6967) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1713).

رہا طلاق کے بعد نفقہ کا مسئلہ تو اس
میں درج ذیل تفصیل پائی جاتی ہے :

رجعی طلاق والی عورت جب تک عدت میں
ہے اسے خاوند نان و نفقہ دے گا، لیکن اگر طلاق بائن ہو تو پھر نہ تو اسے نان و نفقہ دیا جائیگا، اور نہ ہی رہائش، لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک نان و نفقہ اور رہائش دی جائیگی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
82641) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

چہارم :

باقی ماندہ مہر یعنی مہر مؤجل عورت
کا حق ہے خاوند کو اس پر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے ہضم نہیں کر جانا چاہیے چاہے طلاق ہو جائے یا پھر خاوند کے ساتھ ہی ہو یہ ادا کرنا ہوگا، لیکن اگر عورت اپنی خوشی و رضامندی سے بغیر کسی دباؤ کے اس مہر سے دستبردار ہو جائے یا پھر خلع لینے کے بدلہ میں چھوڑ دے.

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اللہ
تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے بغیر کسی شرعی سبب کے طلاق کا مطالبہ مت کریں، اور جو آپ کے لیے حلال نہیں اسے حاصل کرنے سے شدید احتراز کریں، کیونکہ کسی دوسرے پر ظلم کرنا اور ناحق مال کھانے کا انجام سوائے نقصان و خسارہ کے کچھ نہیں.

واللہ اعلم.